اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

علم کلام کے موضوع پر نہایت آسان اور سہل پیرایہ
میں شیخ محقق کی تصنیف شدہ اہم اسلامی عقائد پر

قابل مطالعہ مجموعہ

ایمان کامل کیسے ہو؟

مصنف: شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

حواشی: امام اہلسنت اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمۃ

مترجم: علامہ پیرزادہ محمد اقبال احمد صاحب فاروقی مدظلہ العالی

سبزواری پبلشرز بائینڈنگ اینڈ پرنٹنگ پریس

آر ایل 11/49 عبدالحکیم خان روڈ۔ رتن تلاؤ اسٹریٹ نزد فریئر مارکیٹ کراچی۔

موبائل: 0303-7297476

نام ——— ایمان کامل کیسے ہو؟

مصنف ——— شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

مترجم ——— پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی مدظلہ العالی

ضخامت ——— ۲۲۵

تعداد ——— ۱۰۰۰

اشاعت دوم ——— شعبان المعظم ۱۴۲۰ / دسمبر ۱۹۹۹ء

قیمت ——— ۸۰ روپے

کتاب ملنے کا پتہ

۱- ضیاء الدین پبلی کیشنز شہید مسجد کھارادر کراچی۔ فون: 203918

۲- مکتبہ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی- فون: 203311

۳- مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی نمبرا کراچی۔ فون: 4943368

۴- مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی- فون: 2627897

۵- علمی کتاب گھر اردو بازار کراچی- فون: 2628939

۶- حنفیہ پاک پبلشرز بسم اللہ مسجد کھارادر کراچی۔

۷- مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ ہوم اسٹیڈ ہال حیدر آباد- فون: 28917

۸- مکتبہ البصری چھوٹی گٹی حیدر آباد- فون: 641926

۹- مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور۔

۱۰- شبیر برادر اردو بازار لاہور فون: 7246996

۱۱- ضیاء القرآن گنج بخش روڈ لاہور- فون: 63464

نے اپنے گناہوں سے توبہ نہیں کی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا انہیں دوزخ میں رکھا جائے گا اور عذاب دیا جائے گا۔ گناہوں کی مقدار کے پیش نظر دوزخ میں رہنے کے بعد داخل جنت کیا جائے گا۔ مگر اس کی یہ رہائی شفاعت یا شفاعت کے بغیر یقینی ہے۔

عذاب و مغفرت

یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ (البقرۃ آیت ۲۸۴)

اللہ عزوجل جسے چاہے عذاب دے جسے چاہے بخش دے۔

گناہوں کے بخش دینے میں بہت سی احادیث ہیں۔ ایک حدیث سوال کے باب میں مذکور ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندہ کو اپنے سامنے کھڑا کرے گا۔ اس کا اعمال نامہ اس کے ہاتھ میں پکڑا دیا جائے گا۔ جب بندہ دیکھے گا کہ اعمال نامہ میں گناہوں کے سوا کچھ بھی نہیں۔ مگر اعمال نامہ کی پشت پر وہ نیکیاں درج ہوں گی جنہیں تمام مخلوقات دیکھ کر رشک کرے گی۔ خداوند تعالیٰ اپنی رحمت سے حکم کرے گا۔ اے بندے! دنیا میں، میں نے تیرے گناہوں پر پردہ ڈالے رکھا آج بخش دیا ہے۔ اب تم بہشت میں جاؤ اور ہمیشہ رہو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم اس کی رحمت عامہ کے پیش نظر ہے۔ عقل اسے اپنے معیار پر جانچنے سے قاصر ہے اور عقل کو یہ بھی اختیار نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس بخشش کے حکم کے سامنے دریافت کرے کہ کافر کو کیوں بخش دیا گیا۔ اسے پہلے کیوں بخشا گیا اور اسے بعد میں کیوں بخشا گیا۔

یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ

اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے جس بات کا ارادہ کرتا ہے حکم کرتا ہے۔

اس سے یہ بات بھی ظاہر ہوئی کہ اس کا حکم خلاف وعدہ نہیں ہوتا۔ ممکن ہے کہ وعید کے خلاف ہو۔ یہ محض اس کا کرم ہے۔ کریموں کی عادات ہوتی ہے کہ احسان و انعام کا وعدہ کرتے ہیں تو اسے پورا کرتے ہیں۔

الکریم اذا وعد وفٰی

سخی جب وعدہ کرتا ہے پورا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جب غصے اور عذاب سے ڈراتا ہے تو یہ اس کی وعید ہے۔ اس سے

درگزر کرنا اور معاف کر دینا بھی شان کریمی کی ایک جھلک ہے۔

بعض علماء کی بھی رائے ہے کہ وہ اپنے وعدہ اور وعید دونوں کے خلاف نہیں کرتا۔ ورنہ اس کی وعیدی خبریں سب جھوٹی ثابت ہوں گی۔ حالانکہ اس کی ذات تو جھوٹ سے مبرا اور پاک ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وعید کی خبروں میں ممکن ہے کہ اس کے کرم کے مقتضا کے موافق مشیت کی شرط مقدر ہو۔ اگرچہ اس کی تصریح نہیں کی گئی اور وعدے جیسے ہونے والے تھے' ویسے ہی ہوں۔ وہ آیات و احادیث جن میں مشیت کا بیان ہے۔ تقدیر مشیت کا قرینہ ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ وعید کی خبروں سے استحقاق عذاب مراد ہے۔ اس کا وقوع بالفعل مراد نہیں۔ بعض اوقات انشاد وعید بھی مراد ہے۔ حقیقیہ خبر مراد نہیں۔ ان حالات میں جھوٹ یا تکذیب واقع نہیں ہوتا۔

گناہ صغیرہ پر سزائیں

چھوٹے گناہوں پر بھی عذاب ہو سکتا ہے کیونکہ کفر کے بغیر تمام چھوٹے بڑے گناہ مواخذہ و عذاب اللہ عزوجل کی مشیت پر موقوف ہوتے ہیں۔ صغیرہ بھی گناہ ہے اس لئے اس پر عذاب و مواخذہ بھی ہو سکتا ہے۔

اللہ عزوجل کے رسول علیہم الصلوۃ السلام

اللہ تعالٰی نے انسانوں میں سے اپنے رسول بھیجے۔ وہ انسانوں کو جنت کی خوشخبری سناتے رہے اور دوزخ سے ڈراتے رہے۔ انسانوں کی دین و دنیا کے کاموں میں رہنمائی فرماتے رہے۔

اللہ تعالٰی خود فاعل اور مختار ہے۔ جو چاہتا ہے اپنے ارادے اور اختیار سے کرتا ہے اسے کسی چیز کی ضرورت بھی نہیں اور کسی چیز سے مجبور و محکوم بھی نہیں۔ عقل اس پر حکم نہیں چلا سکتی بلکہ وہ اس کی خود محکوم ہے۔ اس نے اپنے فضل و کرم سے وہ تمام چیزیں جس سے بقائے عالم اور بقائے زندگانی انسان اور اس کے دنیا و آخرت کے کاموں میں اصلاح و درستی ہو سکے۔ اپنی قدرت و حکمت سے سرانجام دیتا ہے۔ وہی اس کا ضامن اور کفیل ہے۔ رزق کا دینا' اپنے بندوں کو ہدایت کے لئے پیغمبروں علیہم السلام کا بھیجنا' گویہ تمام امور اس پر واجب نہیں' لیکن وہ اپنی عادت کریمانہ سے ان تمام کاموں کو